مولانا محمد عزیز الرحمٰن خورشید

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّکُمْ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ (النور:۱۱)

جولوگ لائے ہیں یہ طوفان تمھیں میں ایک جماعت ہیں۔تم اس کو نہ سمجھو برا اپنے حق میں بلکہ بہتر ہے تمھارے حق میں۔(ترجمہ شیخ الہندؒ)

یہ آیت اور اس سے اگلی آیات صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی، آپ کی عظمت اور عزت ووقار کے تحفظ کے لیے اور اظہار کے لیے نازل ہوئی تھیں۔سیدہ کی پاک دامنی کے سلسلہ میں جب سورت نور کی آیات نازل ہوئیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کی شان میں قرآنی آیات نازل ہوئیں۔جو ہر محراب ومسجد میں شب وروز تلاوت کی جاتی ہیں۔

آپ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیاری بیٹی تھیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب بیوی اور مسلمانوں کی معزز ترین ماں تھیں۔آپ کا شمار صفِ اوّل کی صحابیات میں ہوتا ہے، عمر کے لحاظ سے تمام ازواجِ مطہرات میں سب سے چھوٹی لیکن علم کے لحاظ سے سب سے بڑی تھیں۔

شاعر دربارِ نبوی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بے ساختہ شعر کہا جس کا ترجمہ یہ ہے:

عائشہ نہایت عقل منداور پاک دامن ہیں   ہر عیب سے دور اور بڑی نیک بخت ہیں

ایک عام اندازے کے مطابق آپ کی مرویات کی تعداد دو ہزار دو سو دس ہے۔صدیقہ بنتِ صدیق کی برکت کی وجہ سے خالقِ کائنات نے اُمّت کے لیے تیمُّم کی سہولت پیدا فرمادی۔جب تیمُّم کا حکم نازل ہوا تو مسلمان خوشی سے جھوم اُٹھے اور امّاں عائشہ رضی اللہ عنہا کو دعائیں دینے لگے۔ایک صحابی نے کتنی پیاری بات کہی فرمایا:

''اے ابوبکرؓ کی بیٹی! اسلام میں تیری یہ پہلی برکت نہیں ہے۔اس سے پہلے بھی تیرے طفیل برکتوں کا نزول ہو چکا ہے۔''

اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو چند لمحے پہلے اپنی بیٹی کو سخت سست کہہ رہے تھے۔فرمایا:

''مجھے خبر نہ تھی کہ تو اتنی بابرکت ہے کہ تیری وجہ سے خدا نے مسلمانوں کو یہ عظیم سہولت عطا فرمادی۔آپ نے ہمیشہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کو ترجیح دی۔چنانچہ جب اُمّہات المؤمنین نے آپ کی خدمت میں اپنے کھانے اور کپڑے میں اضافہ کی درخواست کی تو حضور علیہ السلام نے انھیں اختیار دیا کہ جذبات کی رو میں بہہ کر فیصلہ نہ کرانا۔اچھی طرح سوچ لو، اپنے والدین سے مشورہ کرلو اگر تمھیں دنیاوی زندگی اور اس کی آرائش کی ہوس ہے تو میں تمھیں کچھ مال وزر دے کر رخصت کیے دیتا ہوں۔حضور علیہ السلام نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ تم

اپنے ابا سے مشورہ کرلو تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں امّاں اور ابا سے کیا مشورہ کروں میری تو ایک خواہش:

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

آپ کو نہ صرف اہلِ ایمان قدر ومنزلت سے دیکھتے ہیں۔ خدا کے مقرب فرشتے بھی آپ کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے ہیں۔ اس پر حدیث کے الفاظ شاہد ہیں:

اِنَّ النَّبِیَّ صلّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِیْلَ یَقْرأُ عَلَیْکِ السَّلَامُ قَالَتْ قُلْتُ وَ عَلَیْهِ السَّلَام ورحمة اللّٰه.

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام آئے ہیں اور تمھیں سلام کہتے ہیں۔ سیدہ نے جواب میں فرمایا کہ ان پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔

اسلام کا اوّلین معرکہ جس کو قرآن نے یوم الفرقان کے نام سے تعبیر کیا ہے یعنی غزوہ بدر اس موقع پر آپؓ کی اوڑھنی کو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پرچم بنا کر لہرایا۔ زندگی کے آخری لمحات میں نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ سے تکیہ لگا کر بیٹھے، آپ کا حجرہ **روضة من ریاض الجنة** میں بنا، آپ نے وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ رات کی تاریکی میں اُٹھایا جائے۔

۱۷ر رمضان المبارک ۵۸ھ میں سڑسٹھ برس کی عمر میں یہ منبع علم وعرفان جن کے درِ دولت پر بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ دینی علوم کے لیے حاضری دیتے تھے اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئیں۔

شاعر نے کس خوبصورت انداز میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی منقبت بیان کی۔

تیری پاکیزگی پر نطق فطرت نے شہادت دی
تجھے عظمت عطا کی عافیت بخشی فضیلت دی
خدائے لم یزل کا بارہا تجھ پر سلام آیا
مبارک ہیں وہ لب جن پر ادب سے تیرا نام آیا
رسول اللہ نے رکھا ہے صدیقہ لقب تیرا
فقط فرشی نہیں عرشی بھی کرتے ہیں ادب تیرا
شرف تیرے دوپٹے نے یہ جنگِ بدر میں پایا
اسے پرچم بنا کر مخبر صادق نے لہرایا
تیرا حجرہ امین خاص ہے ذاتِ رسالت کا
بساط ارض پر یہی ہے ٹکڑا باغِ جنت کا
اسی میں رحمۃ للعالمیں رہتے تھے رہتے ہیں
تیرا حجرہ ہے جس کو گنبد خضریٰ بھی کہتے ہیں
اسی سے حشر کے دن سرورِ کونین اُٹھیں گے
مگر تنہا نہیں اُٹھیں گے مع شیخین اٹھیں گے
شفاعت کی تیرے رحمت کدہ سے ابتدا ہو گی
اسی پر اُمتوں کی مغفرت کی انتہا ہو گی